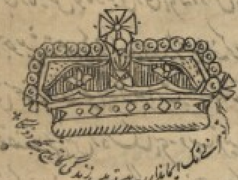
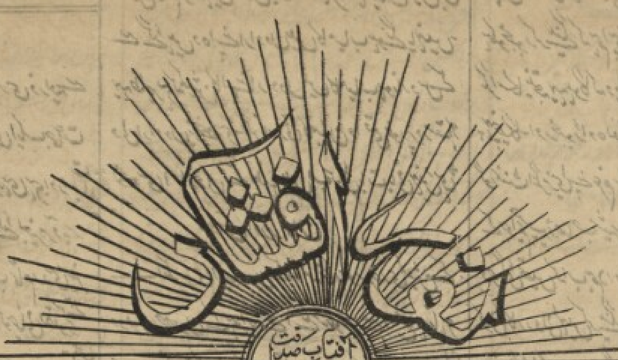
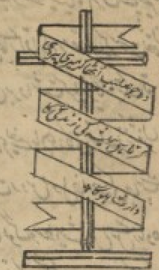




حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴ - جلد ۱۲ | لودیانہ ۲۲ - جنوری ۱۸۸۵ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

## گلدستۂ اخبار

ہرات پر روسی قبضہ کرنیکا بندوبست کر رہے ہیں اور تمام ترکمانوں سے مشورہ ہو گیا ہی۔ شاہ ایران نے روس کے ساتھہ بندوبست کیا ہی کہ اگر ہرات پر تمہارا قبضہ ہو جائے تو وہاں کا حاکم ایوب خان مقرر کیا جاوے۔ روس والے سرحدی کمیشن کے ساتھہ بات چیت کرنا نہیں چاہتے ہیں بلکہ اب صاف جواب دیتے ہیں کہ تم وسط ایشیا میں ہماری مرضی کے برخلاف آئے ہو۔ مہدی کاذب کے ساتھہ انگریز کھلی طور سے جنگ کیا چاہتے ہیں اور یہہ جنگ سوڈان میں جاری ہوگا۔ جنرل گارڈن صاحب ابھی تک حراست میں مقید ہیں اور اُنکے پاس خورد و نوش کا سامان کافی نہیں ہی۔ لنڈن کی آبادی سالانہ ۴۵ ہزار آدمیوں کی ترقی ہوتی ہی کیونکہ ہر سال پیدائش کا نمبر ایک لاکھ ۲۵ ہزار ہی اور اموات کا نمبر ۸۰ ہزار ہی۔ انگلستان میں ۴۰ ہزار آدمی شراب خوری کی علت سے ہر سال مرتے ہیں اور انسداد مسکرات کا انتظام ہو رہا ہی۔ اکسفورڈ کے ایک چھاپہ خانہ میں جہاں بائبل چھپتی ہی کاغذ کا سالانہ اسقدر خرچ ہوتا ہی کہ ۶ انچ کاغذ کا عرض ۲۵ ہزار میل تک طول میں پہنچ سکتا ہی۔ کابل میں دو روسی فوجی افسر وارد ہیں اور امیر سے جنگ کے بارے میں گفتگو ہو رہی ہی۔ قندھار میں افواہ گرم ہی کہ ضرور ہرات پر روس کا قبضہ ہو جاویگا۔ بدخشان کا حاکم روسیوں سے ملا ہوا ہی اور روسیوں کے پاس اُسنے کسیقدر شتر روانہ کئے ہیں۔ خراسان میں روسیوں کی حکومت کو اچھا سمجھا جاتا ہی اور ترکمانوں نے روسی فوج میں داخل ہونا منظور کر لیا ہی۔ غزنی کی سرحد پر روسیوں کی فوج موجود ہی اور اب علاقہ کی پیمائش شروع ہی۔ ایران میں سرحدی کمیشن کی بابت افواہ ہی کہ یہہ کمیشن ناکامیابی کی حالت میں واپس ہوگی۔ خدیو مصر نے پختہ ارادہ کر لیا ہی کہ تمام سلطنت کے کاروبار انگریزوں کے حوالہ کر دیئے جاویں تاکہ ملک کا انتظام انگریزی نگرانی میں ہوا کرے۔ حاکم لالپورہ کو امیر کابل نے دربار خاص کے واسطے طلب کیا ہی۔ بلوچستان کی سرحد پر کچھہ کچھہ لوٹ مار کا سلسلہ جاری ہو رہا ہی۔ برہما اور چین کے سفیر ایک جدید عہدنامہ کو مرتب کر رہے ہیں اور یہہ عہدنامہ انگریزی حکومت کے برخلاف تیار ہوتا ہی۔ تبّت میں جو روسی انجینیر موجود تھے وہ اپنا کام کر کے چلے گئے ہیں۔ فرانس اور سلطنت روم میں مصری معاملات کی بابت کانا پھوسی ہو رہی ہی۔ ایبٹ آباد میں ایک شخص کو ایک سخت اور بھاری جرم میں ۲ سال کی قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہی۔ مصر کا سابق خدیو محمد اسمٰعیل پاشا آجکل لنڈن میں وارد ہوا اور کچھہ اور ہی ارادہ کر رہا ہی۔ کابل میں مشہور ہو گیا ہی کہ روس اور انگریزوں نے ملک افغانستان کو تقسیم کر لیا ہی اسلئے افغانی سردار دونوں کے خلاف ہو رہے ہیں۔ فرانس کی ایک کمپنی نے حال میں ایک جدید قسم کی توپ ایجاد کی ہی اور اُسکی طاقت لوہے کی دیواروں کو توڑ سکتی ہی۔ قسطنطنیہ کے تین اخبارات بوجہ ناواجب نکتہ چینی بند کئے گئے ہیں +

# نور افشاں

## روس اور افغانستان

——ایم ڈی بلوبز صاحب نے سرکاری ذریعہ سے اخبار ٹائمس کو تار برقی دی ہے کہ روس کی ایک جماعت (جو پیشقدمی کی محرک ہے) بڑے مبالغہ کر رہی ہے اور اسبات کی سخت متقاضی ہے کہ ہرات پر قبضہ کئے بغیر مرو پر قبضہ قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ قریب قریب تمام روسی پیشقدمی کی جانب ہیں اور انگریزی مزاحمت کو خیالی تصور کرتے ہیں۔ گورنمنٹ سے اسبات پر اصرار کرنیکے لئے عرضیاں تیار ہیں کہ وہ ہرات پر قبضہ کرنے صرف ایم ڈی جیرز صاحب کی تنبیہات اس فتحمندی کے حصول کی مانع ہیں ✤

بیان کیا جاتا ہے کہ روس کا یہہ ارادہ تھا کہ وہ چھوٹی چھوٹی سرحدی کمیشن مقرر کیجاتی ہیں کیونکہ اس امر کے تصفیہ میں کہ آیا افغانستان کا کوئی حصہ ہے یا نہیں وہ چھوٹی چھوٹی کمیشنوں کے مقرر ہونے سے وقت کم ہوگی لیکن جس وقت دو ہزار روسی ساتھ ہونگے تو اُسکے نتائج خاطر اندیشناک ہوں گے۔ پس روس اسبات کا خیال کرکے کہ مبادا کوئی جھگڑا پیدا ہو کوئی کمیشن روانہ نکریگا ✤

خواہ کل کچھہ ہی ہو۔ اور خاص خاص وجوہات یا خوبی قسمت سے پولٹیکل معاملات کسی ڈھنگ پر آجائیں لیکن آج اس تار برقی نے بالکل مطلع صاف کر دیا اور جو لوگ روسی پیشقدمیوں کو ایک خیالی امر کرتے تھے اُن پر روسکے دلی ارادہ واضح طور پر ثابت کر دیئے ✤

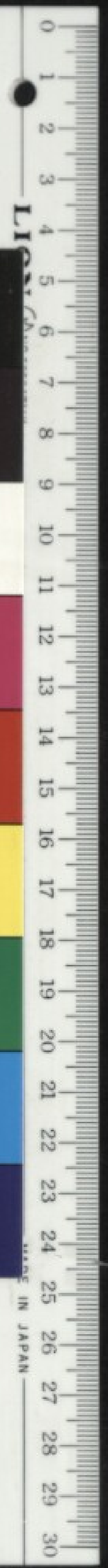
گذشتہ سہل انگاریوں کو فروگذاشت کرکے کہا جاتا ہے کہ انگریزی کمیشن اب بھی اچھے موقع پر ہرات کے حوالے میں پہنچ گئی اگرچہ کمیشن کی موجودگی سے روسی ارادوں میں کوئی تغیر یا کمی نہو مگر یہہ تو ہوگیا ہے کہ جو بات برسوں میں ہونیوالی تھی اُسکا ظہور عنقریب ہو جائیگا۔ اب دیکھیں کہ جنرل زیلی نانی صاحب انگریزی کمیشن کے شریک ہوتے ہیں یا نہیں اور اگر ہوتے ہیں تو سرحدی تصفیہ کی بابت کیا کیا اصول قائم کرتے ہیں۔ کون بتلا سکتا ہے کہ اہالیان کمیشن جس ارادہ سے گئے ہیں وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہونگے یا نہیں۔ یہہ ظاہر ہے کہ کمیشن کا اپنے ارادوں میں کامیاب ہونا روس کے دلی ارادوں پر منحصر ہے۔ اگر تار برقی کا بیان واقعی طور پر درست ہے تو روسی ارادوں کے اظہار میں اب کوئی بات باقی نہیں رہی ✤

## روس اور ترکمان

——انگریزی اخباروں کے نامہ نگار جو سرحدی کمیشن کے دونوں حصوں کے ہمراہ تھے اُنکے خطوط سے واضح ہوتا ہے کہ روس نے ترکمانوں کو ایسا تابعدار بنا رکھا ہے کہ وہ نہ خراسان میں چھاپے مارتے اور نہ ہرات کے مقامات میں لوٹ مار کرتے ہیں۔ اب امن قائم ہوگیا ہے۔ لنڈن ڈیلی نیوز کا نامہ نگار جو سر پیٹر لمسڈن کے قافلہ کے ہمراہ ہے اُسکا خیال ہے کہ ترکمانوں کا دستور تھا کہ جس وقت کسی ایرانی کاشتکار کو انہوں نے پکڑا اُسکے ہاتھہ باندھ لئے اور گھوڑے پر سوار کرکے بھاگے مویشیوں کو بھی بھگا لیجاتے تھے۔ حسین جمیلہ لڑکیوں کو پکڑتے تھے اور فروخت کرتے تھے گانوں کے گانوں ویران پڑے ہیں۔ اُسکو تعجب ہوا کہ یہاں آبادی کیونکر قائم رہی۔ وہ موجودہ امن و امان کا باعث روسی حکومت کو قرار دیتا ہے اُسکی رائے ہے کہ ترکمان حملہ آوروں میں چنگیز خان سب سے پہلا اور سب سے بڑا حملہ آور گذرا ہے اور غارتگری کا طریقہ اُسی سے شروع ہوا اور ابتک جاری ہے۔ سر پیٹر لمسڈن صاحب کی خاطر و مدارات شاہ ایران کی جانب سے بخوبی ہوئی۔ خراسان تک سر پیٹر لمسڈن صاحب کو سفر میں کچھہ تکلیف نہیں ہوئی ✤

جبکہ یہہ خیالات عام کئے ہیں اور اسطرف یہہ مشہور ہے کہ روسی حکومت سے امن و امان قائم ہوتا جاتا ہے کہ روس کے واسطے پیشقدمی کے لئے کوئی رکاوٹ ظاہرا معلوم نہیں ہوتی۔ جب ہم روسی پیشقدمی کو غور کی نظر سے دیکھتے ہیں تو اپنی گورنمنٹ کی طرف خیال کرتے ہیں کہ آجکل سوائے روسی معاملات کے اور اور امورات بھی پیش ہیں یعنے اول تو سوڈان میں جنگ شروع ہونیوالا ہے اور دوم جنوبی افریقہ سے ابھی تازہ خبر آئی ہے کہ وہاں کے معاملات بھی دیگرگوں ہو رہے ہیں یہہ تمام معاملات ہمکو مجبور کرینگے کہ ہم اپنی توجہ وسط ایشیا کی طرف سے پھیر لیں مگر اُسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ وہاں ہمارے اقرار اور مقاصد کو سخت نقصان پہنچیگا۔ اور مجبوراً وہ نقصان برداشت کرنا پڑیگا۔ ابتک تو گورنمنٹ انگریزی اپنے عزم پر پختہ ہے یعنے باوجود کافی تسلیوں و تشفیوں کے جو ایم جیرز صاحب منشیر سلطنت روس و ول خارجہ کی جانب سے دی گئی تھیں کہ اب ہم (روسی) لوگ وسط ایشیا میں اس سے زیادہ کوئی کارروائی نہیں کرینگے اب ہم تھک گئے ہیں اب ہم آرام کرینگے اور خدا کا شکر بجا لاوینگے ✤

کمیشن سرحدی مقرر کر دی جو تشفی و تسلی ایم جیرز صاحب نے دی تھی اُسکو جنرل کامراف صاحب کی حال کی کارروائی نے غلط اور دھوکہ ثابت کر دیا ہے لیکن ہماری گورنمنٹ بیچاری ایسی نازک حالت میں کہ ایک جانب مہدی کے ساتھہ اور دوسری جانب فرقہ بویر کے ساتھہ دست و گریبان ہو رہی ہے سوائے اُسکے اور کیا کر سکتی ہے کہ ملک افغانستان کا ایک ٹکڑا کاٹکر علی الرسم کے لئے روس کے حوالہ کر دے اور گورنمنٹ روس کے ساتھہ صلح صفائی بحال رکھے۔ اگر فی الحقیقت یہی کارروائی کرنی منظور ہے تو کمیشن سرحدی ملک ترکمان میں نہایت ہی مضطرب حالت میں ہوگی اور جسقدر جلدی اُسکا خاتمہ کیا جاوے اُسیقدر مناسب اور واجب ہے کہ گورنمنٹ ہندوستان کو اُسوقت تک مجبوراً انتظار کرنا پڑیگا جبتک کہ ارل گرنول صاحب سے کسی قسم کی خطا یا تاخیر وقوع میں نہ آوے کیونکہ گورنمنٹ ہند نے تو عہد کر رکھا ہے کہ جہانتک ہوسکے امیر افغانستان کی اغراض و مقاصد کی بڑی احتیاط سے خبرگیری کرے کچھہ مضائقہ نہیں اگر ملک یورپ میں کسی قسم کا ملکی و پولٹیکل ناٹک تجویز ہو رہا ہے مگر ساتھہ اُسکے جبکہ گورنمنٹ ہند سرحدی کمیشن کو افغانستان کی سرحد پر پہنچا چکی ہے آرام و امن سے نہیں بیٹھہ سکتی ہے۔ بہرحال ایم جیرز صاحب ہنوز ارل گرنول صاحب سے دار و مدار کر رہے ہیں ✤





# مراسلات

## منلا شنی محبوب مسیح کی مشکلاتیں

## نویں مشکل

ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا اور کلام مجسم ہوا۔ یوحنا ۱:۱-۱۴-

کلمہ یا کلام سے بجز حکم و امر و بات خدا کے خدائے ازلی مراد لینا محض بناوٹ ہے

برادر محبوب مسیح نے ایک چھ ورقی رسالہ تحقیق کلمہ میں یہہ نتیجہ پیش کیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ولائتی پادری صاحبان کی تقلید تعلیم کی وجہ سے ہمارے اکثر ہندوستانی عیسائی بھائی صاحبان بھی اس آیت کو الوہیت مسیح کی دلیل مانتے ہیں اسکے جواب میں میں کہتا ہوں کہ ایسا ہونا کچھ عجب نہیں ہے۔ مگر اس آیت کی نسبت ایک اور تعلیم ہے اور وہ بھی بعض ولایتی صاحبان کی تقلید میں ہمارے بعض ہندوستانی بھائیوں نے اختیار کر لی ہے یعنے فرقہ یونی ٹیرین کی تعلیم اور ایسا ہونا بھی کچھ عجیب نہیں ہے۔ اب یاد رہے کہ ہمیں ولایتی صاحبان کی اندھی تقلید سے انکار ہے مگر انکی تعلیم سوچے سے خواہ مخواہ انکار کرنا بھی اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ تحقیق میں جو انہیں رسائی ہے وہ دیسیوں کو نہیں ہے خیر یہہ ذکر جانے دیجئے کیونکہ آپ نے اپنی تحقیق کی رو سے اس آیت کو مسیح کی الوہیت کے برخلاف دلیل پیش کیا ہے اور ہمارے نزدیک مسیح کی الوہیت کے لئے اس سے صریحتر آیت انجیل میں نہیں ہے۔ البتہ مسیح کی نسبت دریافت کرنا چاہئے کہ مسیح میں الوہیت کیا تھی۔ اس آیت پر آپنے پانچ اعتراض کئے ہیں +

### پہلا اعتراض

**قولہ**- اول لفظ ابتدا کہ جس کے معنے شروع کرنیکے ہیں صاف بتلاتا ہے کہ وہ کلام نہ ازلی بے ابتدا والا بلکہ ابتدا والا غیر ازلی تھا پس کلام کا صاحب ابتدا ہونیکے سبب سے ہم صفت خدائے ازلی کا ہونا محض غیر صحیح ہے +

**اقول**- یہہ سچ ہے کہ جس چیز کی ابتدا ہے وہ ازلی نہیں۔ مگر اس آیت میں لفظ ابتدا کا استعمال کلام کی ازلیت کے برخلاف دلیل نہیں بلکہ اس کے استعمال سے مصنف اسکی ازلیت ثابت کرتا ہے۔ حق مصنف متقاضی ہے کہ آپ بجائے ابتدا کے پوری عبارت کا خیال کریں یعنے ابتدا میں تھا۔ اور پھر دیکھئے کہ کیا معنے بنتے ہیں مجھ کمترین کو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول ابتدا سے ابتدائے خلقت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ آیت ۱- بمقابلہ ۳- یعنے ابتدا میں کلام تھا سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں۔ تو ظاہر ہے کہ کلام موجودشدہ چیزوں سے پہلے تھا۔ اور جدا تھا۔ ابتدا میں یعنے جب دنیا بنی شروع ہوئی کلام تھا۔ ابتدا چیزوں کا ہوا مگر کلام اُس وقت تھا۔ اُس ابتدائی پیدائش میں کلام پیدا نہ ہوا مگر تھا۔ جسطرح خدا کی بابت لکھا ہے کہ ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا (پیدائش ۱:۱) اسیطرح کلمہ کی بابت لکھا ہے کہ ابتدا میں کلام تھا اور سب چیزیں اس سے موجود ہوئیں۔ خدا اور کلمہ اُس ابتدا میں تھے جب سب چیزیں موجود ہوئیں پس رسول کے بیان سے کلمہ کی جیتی ہستی ثابت ہے۔ نہ کہ جیسا آپ نے خواہ مخواہ اُٹھایا ہے +

پھر اگرچہ لفظ ابتدا کے معنے شروع کرنے کے ہیں تاہم معلوم ہو کہ بائبل خدا کی ازلیت کو لفظ ابتدا سے بھی بیان کرتی ہے چنانچہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں الفا اور میگا ابتدا اور انتہا ہوں مکاشفات ۱:۸ بمقابلہ یسعیاہ ۴۴:۶ و ۴۸:۱۲- اور بھی دیکھو مکاشفات ۲۲:۱۳- پھر معلوم ہو کہ ابتدا میں اور ابتدا سے مراد ازل میں اور ازل سے مستعمل ہوئے ہیں۔ امثال ۸:۲۳- میں ازل سے مقرر ہوئی ابتدا سے زمین سے پہلے۔ اور ۲ تسلونیقیوں ۲:۱۳ بمقابلہ افسیوں ۱:۴- ان مقاموں میں شروع سے مراد دنیا کی پیدائش سے پیشتر مستعمل ہوا ہے۔ اور جو کچھ پیدائش سے پیشتر ہے وہ ازلی ہے۔ پس بہر صورت لفظ ابتدا سے کلمہ ابتدا والا ثابت نہیں ہوتا۔ اور تاکہ آپ جیسے محقق لفظ ابتدا سے کلام کو ابتدا والا نہ سمجھ لیں رسول بتلاتا ہے کہ ابتدا میں کلام کہاں تھا یعنے خدا کے ساتھ تھا اور خدا تھا۔ پس لفظ ابتدا کی رو سے آپکی تحقیق ردی ٹھہری ہے +

### دوسرا اعتراض

**قولہ دوم**- لفظ کلام مذکورہ آیت بالا میں کیا معنے رکھتا ہے۔ وہی معنے کہ جسکے سبب سے متکلم کو متکلم کہہ سکتے ہیں یا اور کچھ۔ پہلی صورت میں وہ قابلیت الوہیت ہرگز نہیں رکھ سکتا تھا۔ اولاً اسلئے کہ وہ بعد کلام و زبان و ارادہ متکلم کے یہہ جسم ہوائی پیدا ہو کر کچھ دیر بھی قرار نہیں پکڑتا۔ اور جو پیدا و فنا ہوتا ہے وہ اللہ نہیں ہو سکتا۔ ثانیاً اسواسطے کہ ہر ایک لفظ و کلمہ و کلام کا ظہور و وجود اسکے خاص متلفظ اور متکلم مقدم کے وجود اور ارادہ و فعل اختیاری پر ایسا موقوف ہے کہ بدون اُس کے وہ کسیطرح پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ضرور ہوا کہ اس کلمہ مذکورہ بانجیل کا بھی کوئی متکلم یعنے موجد ضرور ہو پیدا کنندہ دوم لفظ کلمہ بمعنے امر و حکم و بات نہایت صحیح معلوم ہوتا ہے +

**اقول** واضح ہو کہ جو کچھ آپ لفظ کلمہ کی بابت لکھتے ہیں درست ہے۔ یعنے لفظ کلام بات و امر و حکم الہی پر بولا گیا ہے بلکہ انجیل سے ظاہر ہے کہ وہ اور معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ مثلاً اعمال ۱:۱ میں بمعنے کیفیت یا بیان یا رسالہ کے آیا ہے۔ اور میں یہہ بھی مانتا ہوں کہ کلمہ انسان کے خیالوں کی پوشاک یا ظاہر کرنے کا وسیلہ ہے اور خیال کا ہم عصر اور ہمزاد ہے۔ مگر جسطرح آپ لفظ کلمہ کی پیدائش کا بیان کرتے ہیں اُسکو کلمۃ اللہ مسیح سے کچھ نسبت نہیں۔ انجیل اُس کے تولد کا ایسا بیان نہیں کرتی کہ وہ فنا پیدا ہوا اور پھر ہستی نہ رکھے۔ جو تعریف آپ کلمہ کی بیان کرتے ہیں اور جسپر ہم بھی صاد کرتے ہیں اُسکا تو انسانوں کے محاورہ کے ساتھ تعلق ہے اور اگر اسیطرح کلام اللہ مسیح کا

خدا کے ارادہ اور زبان اور کلام کے ساتھ تعلق ہو تو بیشک کلمہ مسیح الٰہی اور کلام انسانی محض ایک لفظ - ایک آواز بے وجود ہوں گے - پس آپ خیال رکھیں کہ لفظ کلمہ جو مفرد بامعنے خدا یا انسان کے منہ سے نکلتا ہو وہ خدا نہیں - الا کلام خاص معنوں سے مسیح کو خطاب دیا گیا ہو - جسطرح کلمہ یا بات خیال کو ظاہر کرتا ہو اُسیطرح مسیح ماہیت اور مرضی الٰہی کا مظہر ہو - کیونکہ لکھا ہو کہ بیٹے کی معرفت خدا ہم سے بولا اور اسکے وسیلے سے عالم بنائے - وہ اسکے خیال کی رونق اور اُسکی ماہیت کا نقش ہو - پس خدا کے خیالوں اور ذات کو اپنی ذات اور خیالوں سے ظاہر کرنے کی وجہ سے مسیح کو کلمۃ اللہ کہا گیا ہو - اور بھی دیکھو یوحنا ۱: ۱۸ - لہذا لفظ کلمہ کی تعریف کرنے میں بھی آپکی تحقیق رائیگاں ٹھہری - لازم تھا کہ لفظ کلمہ کا مطلب آپ رسول کی باتوں سے دریافت کرتے نہ کہ اپنی یہہ تعریف پیش کرتے جسکو رسول کی باتوں سے کچھ نسبت نہیں ہو +

## تیسرا اعتراض

**قولہ** - قابل دریافت یہہ امر ہو کہ مسیح کو یہہ خطاب کس نے دیا - خدا باپ نے یا خود مسیح نے اپنے لئے یہہ خطاب تجویز کر لیا تھا - اولاً کتب عہد عتیق سے اسکی سند چاہئے کہ لوگوس مسیح موعود کا خطاب ہو یا ہوگا اور مسیح کو وجہ استحقاق ملنے اس خطاب کی کیا تھی وغیرہ

**اقول** جو کچھ میں لوگس کی نسبت دریافت کر چکا ہوں وہ آپکے لئے تحریر کرتا ہوں - پس معلوم کرنا چاہئے کہ

### اوّل عہد عتیق میں لوگس کا کیا اور کسقدر بیان ہوا ہو -

(۱) عہد عتیق میں خدا کی ذات ظاہر اور ذات باطن میں تمیز کی گئی ہو اور وہ جسکے ذریعہ سے اس ذات نہانی کا ظہور و علاقہ اس عالم کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہو کلمہ ہو (خروج ۳۳: ۱۲ - ۲۳ - زبور ۱۴۷: ۲۹ و ۳۰)

(۲) عہد عتیق میں لوگس (عبرانی میمرہ) کی بابت وہ بیان آیا ہو جسکی بنا پر یوحنا رسول عہد جدید میں یہہ لفظ مسیح پر عاید کرتا ہو - چنانچہ کلمہ دنیا کی پیدائش پر سوچ کرتا ہو (زبور ۳۳: ۶ - ۹ - ۲ پطرس ۳: ۵) اور زبور ۱۴۷: ۱۵ - اور یسعیاہ ۵۵: ۱۱ میں دنیا کی حکومت اور الٰہی قدرت کے ظہور پر سوچ کرتا ہو - اور بھی دیکھو ۳۳: ۴ و ۶ - ۱۴۸: ۹ بمقابلہ آیت ۱۵ - پس یوں سے کلمہ خدا کے ظہور کا وسیلہ کہا گیا - ہاں اس سبب کا جو خدا کی بابت ظاہر ہو سکتا ہو - اسلئے یوحنا رسول لکھتا ہو کہ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا بیٹا جو باپ کی گود میں ہو اُسی نے بتلا دیا - خدا کی قابل ظہور ماہیت کو ظاہر کرنے کی وجہ سے مسیح ابن اللہ کو وہ کلمہ کہا گیا ہو جو عہد عتیق میں اسباب کا مظہر بیان ہوا ہو - یوحنا رسول پر ظاہر کیا گیا کہ مسیح ابن اللہ کو کلام خدا لکھے +

## دوم اسپر یہود کا لوگس کی نسبت کیا خیال ہو گیا تھا -

پہلی صدی عیسوی میں پالسٹائن اور اسکندریہ کے یہودی عہد عتیق کے مقامات منقولہ بالا کی بنا پر لفظ میمرہ کو خدا کے کاموں کا وسیلہ بیان کرنے لگے - چنانچہ انکی تارگم سے یہہ امر مفہوم ہو - خدا کو لفظ خدا سے بولنے کے بجائے ہمیشہ کلمہ اور جلال اور شخینہ سے بیان کرتے تھے - مثلاً پیدائش ۳: ۸ میں خداوند کی آواز سُنی گئی کے بجائے کلمہ کی آواز سُنی گئی - ۹: ۲۷ اور وہ سم کے ڈیروں میں رہیگا کے بجائے شخینہ سم کے ڈیروں میں رہیگا - ۱۷: ۲۲ - اور خداوند ابرہام کے پاس سے اوپر گیا کے بجائے خدا کا جلال اوپر گیا - ۲۰: ۳ - اور خدا ابی ملک کے پاس آیا کے بجائے اور کلمہ خدا کے حضور سے ابی ملک کے پاس آیا - ۲۱: ۲۰ - اور خداوند اس لڑکے کے ساتھ تھا - کے بجائے اور کلمہ خدا اس لڑکے کی مدد کرتا تھا - خروج ۳۳: ۲۲ - اور میں تجھے اپنی ہتھیلی سے ڈھانپوں گا - کے بجائے میں تجھے اپنے کلمہ سے سنبھالوں گا آیا ہو - ڈیٹری رینیس مصنفہ دیکھو - مضمون تارگم - غرضکہ جہاں کہیں عہد عتیق میں یہوواہ یا فرشتہ یہوواہ آیا ہو مثلاً قاضیوں ۶: ۱۱ تارگم ناموں کے بجائے تارگم والے میمرہ یعنے کلمہ یا شخینہ یعنے خدا کا خیمہ استعمال کرتے ہیں +

## سوم لوگس کی نسبت ناسٹکس کا کیا خیال ہو گیا -

جب یونانی فلسفہ اور یہود کی الٰہیات کی آمیزش ہوئی تو کلمہ کی نسبت ایک نیا خیال جاری ہوا سرنتھس نے جو جنم کا یہودی تھا اور پہلی صدی کے آخر میں ہوا اسکندریہ میں انشا اور فلسفہ پڑھکے یہودیوں کی تعلیم اور یہودیوں اور ناسٹکس کی تعلیم کو ملا کر ایک نیا طریقہ بنایا - ناسٹکس سے اُسنے پلے روما (آسمان) اور ایانس (یعنے روحوں) اور ڈیمی ارگس (یعنے اس کے خالق) کی تعلیم حاصل کی - اور اسکی رنگینی ترقی کے لئے یہودیوں کی تعلیم وطرز بھی اختیار کی - اُسنے سکھلایا کہ خدائے تعالیٰ مسیح کے ظاہر ہونے سے پہلے بالکل نامعلوم تھا - اور ایک دور کے آسمان پلے روما میں اعلیٰ ایانس کے ساتھ رہتا تھا - سے اوّل اُس خدا تعالیٰ سے ایک اکلوتا بیٹا پیدا ہوا اور اس بیٹے سے لوگس تولد ہوا جو اکلوتے سے رکھتا تھا - کہ مسیح ایک اور بھی چھوٹا ایان تھا مگر اوروں سے بڑا تھا - وغیرہ +

## چہارم انجیل کا بیان

جب یہودی اور ناسٹک کلمہ کی نسبت ایسے خیال پڑے تھے اور حقیقت میں نہ جانتے تھے کہ وہ کلمہ کیو ہو - یہودی اُسے خدا کے کاموں کا کوئی ذریعہ اور ناسٹک اُسے کچھ اور خیال کرنے لگے تب مسیح اور اسکے رسولوں اُس مظہر ذات الٰہی کا پتا دیا کہ مسیح ابن اللہ وہ کلمہ اللہ جسکے وسیلے سے خدا نے عالم بنائے یوحنا ۱: ۳ بمقابلہ عبرانیوں ۱: ۱ - اور طرح بطرح اپنا ظہور اس دنیا میں

کیونکہ خدا ایک ذات نہانی ہے اسکو کسی نے کبھی نہیں دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے بتا دیا کہ خدا کیا ہے اور اُسکی کیا مرضی ہے یوحنا ۱: ۱۸- اب انجیل میں کلمہ کا بیان یوں آیا ہے- دیکھو یوحنا ۱:۱- ۱۴- مکاشفات ۱۹: ۱۱- ۱۲- پس لوگوں کے خیالوں اور شبہوں کے برخلاف مسیح نے خود رسول پر یہہ بات ظاہر کی کہ کلام خدا اُسکا نام ہے- اور اس نام کی کیا وجہ ہے- اور جب وجہ استحقاق ملنے اس خطاب کا خیال کرتے ہیں تو بجز الوہیت مسیح کے اور کوئی وجہ نظر نہیں آتی- اور یوں وہ جو عہد عتیق میں دھندلے طور پر خدا کے کاموں کا ذریعہ معلوم ہوتا تھا اُسکا انجیل صاف پتہ بتاتی ہے کہ وہ کلمہ یسوع مسیح ہے- اور اسوجہ سے مسیح کا کلمہ کہلانا اسکی الوہیت کے لئے دلیل ٹھہرتی ہے- نہ اسکے برخلاف- کیونکہ ظاہر ہے کہ بائبل میں خدا کی ذات ظاہر یا ظاہر کنندہ کا نام کلمہ اللہ ہے +

## چوتھا اور پانچواں اعتراض

### کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا- اور کلام مجسم ہوا-

ان باتوں پر جو جو اعتراض آپ نے پیش کئے ہیں وہ کم و بیش بزرگ اتھانےسس کے عقیدہ پر اور مثل اُسکے پر اثر کرتے ہیں- یعنے اُن عقیدوں پر جو تثلیث فی الوحدت کے متعلق ہیں- یا یوں کہوں کہ آپ کے اعتراضوں کی بنا یہہ عقیدے ہیں- سو آپکو اور اوروں کو بھی معلوم ہو کہ بندہ اُن عقیدوں کے ثبوت کا ذمہ نہیں لیتا اور نہ میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ انجیل میں اور اُنمیں کہاں تک مطابقت ہے- البتہ اگر آپ کے اعتراض انجیل کی آیتوں پر ہوتے تو آپ میرے ہاتھوں سے سو کچھ نہ بچتے مگر اُن اعتراضوں کا جواب آپ مجھسے چاہیں تو پہلے اُن اعتراضوں کو انجیل سے ثابت کریں- اسی بحث میں لازم ہے کہ تم اور ہم دیکھیں تقدس کا بہت ہی لحاظ کریں تسپر بھی اپنے

چند ایک قولوں ذیل کا جواب ضروری سمجھتا ہوں- چنانچہ +

**قوله** - اولاً اگر درحقیقت وہ کلمہ جس سے مسیح مراد ہے ہمدم و ہمقدم ازلی الہی تھا تو پھر اُسکے اُس سے مولود ہونے کے کیا معنے ہیں +

**اقول** - واضح ہو کہ مسیح کا خدا سے مولود ہونا وہ معنے رکھتا ہے جو لوقا حواری کی انجیل ۱: ۳۵ سے ظاہر ہوتے ہیں- یعنے روح قدس تجھہ پر اُترے گی اور خدائے تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھہ پر ہوگا اس سبب سے وہ قدوس بھی جو پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلائے گا- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کا خدا سے مولود ہونا اور ابن اللہ ٹھہرنا مسیح کی الوہیت کے متعلق نہیں مگر اُسکی انسانیت کے متعلق ہے جو بطریق اعجاز خدا سے پیدا ہوئی +

**قوله** ثانیاً اگر کلمہ مذکور کوئی صفت منجملہ صفات نامتناہیہ الیہ کے ہے تو بھی اسکی یہہ تخصیص محض غیر مسلم ہے اسلئے کہ خدا جو کہ مستجمع جمیع صفات جمیلہ ہے اسکی کسی صفت کا کسی وقت بھی علیحدہ ماننا ہرگز تسلیم نہیں ہو سکتا +

**اقول** - کلمہ خدا کی کوئی صفت نہیں ہے مگر خدا کی ذات ظاہر کا نام ہے جو خدا سے جدا نہیں +

**قوله** - اور کلام خدا تھا- اس فقرہ میں کلمہ کو نہ موصوف و صفت بلکہ مضاف و مضاف الیہ پڑھنا صحیح ہے +

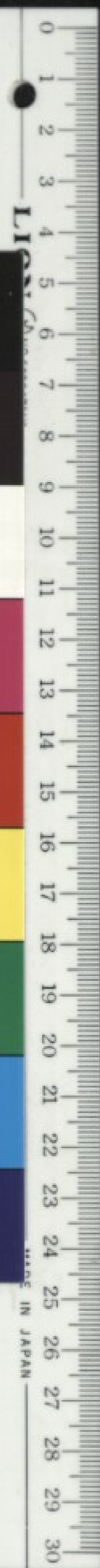
**اقول** - اس فقرہ میں کلمہ کو نہ موصوف و صفت اور نہ مضاف الیہ بلکہ مبتدا اور خبر پڑھنا صحیح ہے یعنے کلمہ مبتدا اور خدا اسکی خبر ہے- اور یہہ یونانی کے موافق ہے +

### اور کلام مجسم ہوا

جو کچھ آپ نے کلمہ کے مجسم ہونے کی بابت تین آخری صفحوں میں لکھا ہے اُس میں یہہ باتیں پیش کی ہیں کہ آیا خدا نے کلمہ کو مجسم کیا یا کلمہ خود مجسم ہوا- اگر خدا نے مجسم کیا تو وہ خدا کا محتاج ہوا اور اسلئے خدا نہ ٹھہرا- اور کلمہ کا اپنے تئیں مجسم کرنا تو ثابت ہی نہیں ہے- اور جب وہ یہہ کام اپنے لئے خود نہ کر سکا تو وہ خدا کیونکر بنا جا وے- اور مسئلہ تثلیث کی رو سے مسیح کی الوہیت پر ادھر اُدھر کے اعتراض کر دئیے ہیں +

میں کہتا ہوں کہ باوجود آپ کی ان باتوں کے کلمہ کا ہمذات الہی ہونا ثابت ہے- اب میری باتوں پر ذرہ دھیان دینا +

**اول** - یہہ بات جاننے کے قابل ہے کہ عہد عتیق میں خدا کی ذات پوشیدہ اور ذات ظاہر میں فرق کیا گیا ہے- اُسکی ذات پوشیدہ سے مراد اُسکا کسی شے سے بے تعلق ہونا ہے- اُسکی کوئی نظیر نہیں- وہ کسی ماسوائے اللہ کی حس میں نہیں آتی اور خدا کی ذات ظاہر سے اُسی ذات کا وہ ظہور مراد ہے جس میں وہ موجودات کے ساتھ تعلق ظاہر کرتی ہے جس طرح کے کام ظاہر کرتی ہے خدا کی مرضی کو ظاہر کرتی ہے تاں یہہ ذات ذات پوشیدہ کی کاشف ہے اور لفظ بلفظ یوں کہیں کہ وہ ذات پوشیدہ اپنے تئیں کسی کسیطرح ظاہر کرتی ہے اور جو وسیلے اُسکے ظہور کے ہیں وہی موجودات میں خصوصاً انسانوں میں کام ظاہر کرتے ہیں- جنکی کہ چیزوں کا نزدیکی واسطہ اُنہیں کے ساتھ ہے گو آخر یہہ رشتہ اُس خدائے پوشیدہ ہی کے ساتھ ٹھہرتا ہے- اور اگرچہ اُن وسائل یا ذریعوں کو بہ سبب قید مکان و قید زمان کے وہ خدائے پوشیدہ کہنے میں تامل ہوتا ہم اُن کو خدا سے جدا بھی نہیں کہہ سکتے- اور نہ جدا کر سکتے ہیں- اور وہ جسکے ذریعہ سے اُس ذات نہانی کا ظہور و علاقہ اس عالم کے ساتھ کیا جاتا ہے اسکو کلمہ کہاگیا ہے



یہ فرق عہد عتیق میں یوں بیان ہوا ہے۔ تب اُسنے (خدا نے) کہا میرا چہرہ ساتھ جائیگا۔ تب موسیٰ نے کہا کہ میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے اپنا جلال دکھا اُسنے کہا کہ میں اپنی خوبی کو تیرے آگے چلاؤنگا اور میں خداوند کے نام کی منادی تیرے آگے کروں گا اور بولا کہ تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا اسلئے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے۔ تو میرا پیچھا دیکھیگا۔ لیکن میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہ دیگا۔ (خروج ۳۳: ۱۴ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۳) یہاں خدا کی ذات نادیدنی اور قابل دیدہ کا صریح بیان ہے۔ اور بھی دیکھو زبور ۱۰۴ - آیت ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ - اب اُس ذات نادیدنی کا ظہور خدا سے جدا نہ تھا اسکو دیکھنا اور ماننا خدا کو دیکھنا اور ماننا تھا - ہاں اُس چہرے اور اُس جلال کو خدا کہنے سے خدائے نادیدنی کو عزت نہ تھی - اور نہ اُسمیں شرک تھا - وہ ظہور اگرچہ بلحاظ زمانہ اور مکان کے خدا سے جدا تھا تسپر بھی مخلوق نہ تھا مگر خداوند خود تھا +

دوم - یہ معلوم کرنا چاہئے کہ یسوع مسیح کلمۃ اللہ میں الوہیت کیا تھی - انجیل اُسکا الوہیت کے ساتھ کیا رشتہ بتلاتی ہے - ایسا نادان اور جاہل کوئی نہیں ہو سکتا کہ انجیل کو پڑھکے مسیح کی الوہیت کے انکار کی جگہ پاوے اور جو ایسا کرتے ہیں وہ نہ صرف انجیل سے لیکن اپنے سر سے خواہ مخواہ دشمنی کرتے ہیں - کیونکہ خیال کرنا چاہئے کہ اگرچہ بڑے بڑے نامی شخص اور انبیا، بائبل میں مذکور ہوئے ہیں مگر کسی کی نسبت ایسی عبارت نہیں آئی جسمیں خدا کی خاص خصوصیتیں اُسکی طرف منسوب کی گئی ہوں - خواہ کیسا ہی بڑا انسان ہوا ہو اسکو پایۂ انسانیت سے جلال اور ماہیت الوہیت میں سرفراز نہیں کیا ہے - خدا اور انسان میں ہمیشہ صریح تمیز رکھی گئی ہے - خالق کو مخلوق سے جدا بتلایا ہے - آفتاب اور مہتاب کو زمین اور آسمان کو اُسکی دستکاری کہا ہے - اور کوئی الٰہی خصوصیت کسیکو منسوب نہیں کی ہے ہاں خالق کو خدا اور مخلوق کو مخلوق بتلایا ہے - مگر وہی کتاب جب یسوع مسیح کو پیش کرتی ہے تو جو فرق خدا اور انسان میں کرتی ہے وہ مسیح اور خدا میں نہیں کرتی مسیح کی نسبت عبارت بدلتی ہے - مگر اس تبدیلی عبارت کا کیا سبب ہے جز یہہ کہ مسیح کی خدا کے ساتھ ضرور کچھ یگانہ نسبت ہے جسکے سبب رسول مسیح کو خدائی طرز پر بیان کرتے ہیں - پس تو کیا دو خدا ٹھہرے میں بائبل کی سند پر کہتا ہوں کہ - نہیں +

پس جاننا چاہئے کہ انجیل میں ایسے الفاظ و عبارتیں استعمال ہوئی ہیں جنسے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کا خدا کے ساتھ الوہیت میں کیا اور کسطرح کا علاقہ ہے - اور کہ کچھ علاقہ ہے یا نہیں - اور لفظوں میں یوں کہیں کہ مسیح کلمۃ اللہ و ابن اللہ میں الوہیت کی سکونت کسطور پر تھی - اور وہ لفظ اور عبارتیں یہہ ہیں +

(۱) نامہ قلسیون ۱: ۱۵ وہ اندیکھے خدا کی صورت ہے +

(۲) نامہ عبرانیون ۱: ۳ - وہ خدا کی ماہیت کا نقش اور اُس کے جلال کی رونق ہے - (مقابلہ حزقیل ۱۰: ۴ جہاں خدا کے جلال کی رونق آیا ہے) +

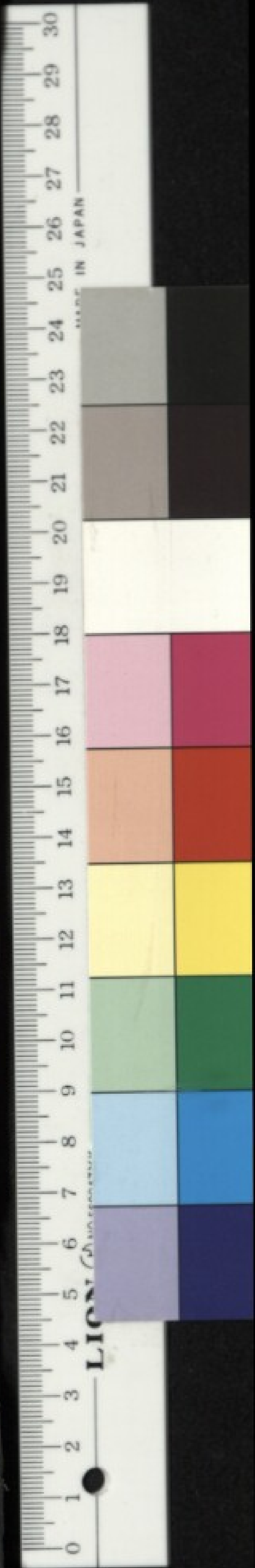
(۳) یوحنا ۱: ۱ - کلام خدا - +

(۴) یوحنا ۱۴: ۱۰ - مسیح نے خود یہہ کہا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے - اور باپ مجھ میں رہتا ہے - میں اور باپ ایک ہیں ۱۰: ۳۰ +

اب ان لفظوں اور عبارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بولنے اور لکھنے کا یہی منشا تھا کہ مسیح اور خدا میں کچھ نسبت ہے اور وہ بھی ذاتی کلمۃ اللہ کی کیفیت ہم لکھ چکے ہیں - اب باقی عبارتوں سے معلوم کریں کہ کلمہ اور خدا میں کیا علاقہ ہے - اور ہم ابھی معلوم کرینگے کہ کلام کا مجسم بنا کیا ہے - یاد رہے کہ نیچر اور اُسکی چیزوں کی نسبت بائبل ایسے محاورے استعمال نہیں کرتی جنسے خالق اور مخلوق کے ایکہی ہونے کا احتمال ہو سکے جیسا ہمنے پیشتر ذکر کیا +

پس معلوم ہو کہ دنیا کی دینی فلاسفی نے خدا کی ماہیت کو خدا کے کاموں میں تلاش کیا اور اسلئے آگ یا ہوا یا پانی یا مٹی یا درخت یا فلک سے بیان کیا اور یوں صانع کو صنعت میں تبدیل کر دیا اور اُسکی واحد ماہیت سے پھر بھی بے علم رہے - مگر بائبل کی رو سے موجودات کی چیزیں اُسکی ماہیت کا نقش و صورت نہیں ہیں اُسکے جلال کی چمک نہیں ہیں مگر خدا سے جدا اور اُسکی دستکاری ہیں - الا وہی بائبل خداوند یسوع مسیح کو خدا کی ماہیت کا نقش اور اُسکے جلال کی رونق بتلاتی ہے - اور اسلئے اُسکو خدا کے نام اور صفات منسوب کرتی ہے - آدمیوں اور حیوانوں اور بے جان چیزوں کی صورتیں یا نقش جو کھینچے یا کھودے جاتے ہیں وہ ان چیزوں کی ماہیت کا نقش و صورت نہیں ہوتے مگر اُنکے ظاہری عرض و طول و رنگ کے ہوتے ہیں - تو مسیح کو جو ماہیت الٰہی کی صورت و نقش کہا ہے تو وہ اُن صورتوں اور صورتوں مذکورہ کی مانند نہیں ہے - پر خدا کی ذات یا ماہیت کی صورت و نقش اُس ذات یا ماہیت کے ساتھ نسبت رکھتی ہے پس ان لفظوں سے ظاہر ہے کہ مسیح کو ذات الٰہی کے ساتھ نسبت ہے اور کہ کیسی نسبت ہے - اور جو کچھ ذات الٰہی کا نقش ہو وہ مرد یسوع مسیح میں مجسم ہوا +

پھر الفاظ اُسکے جلال کی رونق یا چمک سے مسیح اور خدا میں ذات کی نسبت کسیقدر زیادہ فہم میں آتی ہے - چنانچہ آفتاب اور اُسکی چمک میں ذاتی نسبت ہے - اسیطرح خدا اور مسیح میں ہے - اور وجود انسانی میں ماہیت الوہی کی چمک مسکن پذیر ہوئی - اور اسلئے مسیح





اُس بزرگی و عزت کے لائق ہوا جو اُسکو منسوب کئے گئے ہیں۔ پس ان عبارتوں کی رو سے مسیح کو خدا ماننے سے دو خدا نہیں ٹھہرتے مگر رسولوں کے دستور کے بیان سے ذات الہٰی بلاتقسیم واحد کی واحد ہی ٹھہرتی ہی +

پھر عہد عتیق میں اگرچہ یہہ تاکید آفرمایا گیا کہ خداوند اپنی شوکت دوسرے کو نہ دیگا۔ یسعیاہ ۴۲:۸۔ تاہم انجیل کا بیان عہد عتیق کے برخلاف نہیں ٹھہرتا بلکہ موافق ہی کیونکہ عہد عتیق میں خدا کی ماہیت یعنے اندیکھے خدا کی صورت و نقش اور اُسکے جلال کی رونق کا نہ صرف ذکر بلکہ اُسکے واقعی ظہور کا بھی مکرر بیان آیا ہی۔ دیکھو +

(۱) خروج ۳:۲-۶ اور ۴:۲۴-۱۶۔ اُسوقت خدا کا فرشتہ ایک بوٹے میں سے آگ کے شعلے میں اُسپر ظاہر ہوا۔ اُسنے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہی ایک بوٹا آگ میں روشن ہی اور وہ جل نہیں جاتا۔ جب خداوند نے دیکھا کہ وہ دیکھنے کو نزدیک آیا تو خدا نے اُسی بوٹے کے اندر سے پکارا۔ وغیرہ۔ پھر خداوند کا جلال کوہ سینا پر ٹھہرا اور بدلی اُسے چھہ دن تک ڈھانپے رہی۔ اور ساتویں دن اُسنے بدلی سے موسیٰ کو طلب کیا۔ دیکھئے خداوند کے جلال نے طلب کیا۔ یہاں خدا اور خدا کا جلال اگرچہ ظاہر میں جدا مگر اصل ایکہی ہی +

(۲) خروج ۴۰:۳۴-۳۴۔ پاکترین مکان میں خدا کا جلال۔ تب بادل نے جماعت کے خیمہ کو چھپایا اور خداوند کے جلال نے مسکن کو بھرا۔ اب ظاہر ہی کہ خداوند کا جلال اندیکھے خدا کا ظہور تھا۔ اُس نمود کو دیکھنا خدا کو دیکھنا تھا۔ اُس جلال کے ذریعہ سے خداوند اپنے تئیں خدا کہتا تھا۔ اُسی جلال کا پاکترین مکان میں اور اَور جگہوں میں بھی آنا خداوند کا سکونت کرنا سمجھا جاتا تھا۔ اُس جلال میں سے آواز آنے کو خدا کی آواز مانا جاتا تھا اور خدا کی طرف سے یہی یونہیں باور کروایا جاتا تھا۔ مگر بہرحال ایکہی خدا مانا جاتا تھا نہ کہ دو یا زیادہ +

پس رسول کی مذکورہ بالا عبارتوں اور عہد عتیق کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ خداوند مسیح میں خدا کے جلال کی رونق اسیطرح مسکن پذیر ہوئی جسطرح پاکترین مکان میں ہوا کرتی تھی۔ اور مسیح اور خدا آپس میں ویسی ہی نسبت ہی جیسے پاکترین مکان میں خدا کے جلال اور خدا میں تھی۔ اور اسی سبب سے مسیح کو خدائی نام اور صفات اور کلام منسوب کئے جاتے ہیں کیونکہ اس صورت میں وہ خدا کے ساتھ ایک ہی مسیح میں سے جو آواز آتی ہی وہ خدا کی آواز ہی اور جسنے مسیح کو دیکھا اُسنے خدا کو دیکھا اور خدا کی ماہیت کے نقش اور اُسکے جلال کی رونق کو یہی مسیح میں خدائی کا سارا کمال مسکن پذیر کیا ہی جسطرح پاک ترین مکان میں خدا کے جلال کو خدا کی سکونت کہا ہی

پس اس بیان سے ظاہر ہی کہ مسیح کلمۃ اللہ خدا خود ہی ہی اور خدا کی ذات واحد ثابت ہی۔ پس صاحب یہہ کچھہ بات نہیں کہ کلام خود مجسّم ہوا یا مجسّم کیا گیا۔ جیسے خدا نے مسکن کو اپنے جلال سے بھر دیا یا خداوند کے جلال نے مسکن کو بھر دیا۔ ایکہی بات تھی۔ فی الجملہ انجیل کو پڑھکر مسیح کی الوہیت سے انکار کرنا عجب نادانی ہی۔ کیونکہ انجیل سے مسیح میں الوہیت بالکل ثابت ہی +

راقم جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس { پسرور ضلع سیالکوٹ

## چوہوں پہ آفت

اِس سے چوہے چوہیاں گبریلا۔ مکھیاں چیونٹے چیونٹیاں کھٹمل جھینگر اور حشرات الارض لال بیگ مچھلی کو سب دفع ہو جاتے ہیں قیمت ساڑھے سات پنس۔ بی۔ ایس ہینڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہی +

## اخبار متفرقات

کلکتہ ۱۶ جنوری کپتان وی آر رائے صاحب جو فوج بکنگہامشائر رجمنٹ کے بٹالین نمبر ۲ سے متعلق ہیں فوج شاہی آئرش فائر کے بٹالین اول کے پے ماسٹر مقرر ہوئے +

کپتان ڈبلیو سٹین صاحب بجائے کپتان فاربس صاحب کے جنگی میعاد جو ۲ دویم فروری ۱۸۸۶ء کو ختم ہوگی مقام پچھمری کے سٹیشن سٹاف افیسر مقرر ہوئے۔ سرجن میجر ریڈ صاحب (میڈیکل سٹاف) فوج حملہ آور وادی ژوب سے واپس آکر پٹاور میں مقرر کئے گئے +

کرنیل جے سی ہورن صاحب جج ایڈووکیٹ جنرل بنگال کی رخصت فرلو پر ولایت جانیوالے ہیں +

کلکتہ ۱۶ جنوری آر جے کراسٹویٹ صاحب ایام غیر حاضری ڈی فٹز پیٹرک صاحب بہادر میں گورنمنٹ ہند کے صیغہ لیجسلیٹیو میں سکرٹری کا کام کرینگے +

سرجن میجر جی ایل مکنزی صاحب سناور کی لارنس ملٹری اسائلم کے میڈیکل افیسر بجائے سرجن میجر آر ٹی لائنز صاحب مقرر ہوئے +

صاحبان ڈبلیو میکفرسن اور رائی جے ٹریولین اور بابو چندر مادھو گھوش ہائی کورٹ کلکتہ کے جج مقرر ہوئے۔ تاوقتیکہ آنریبل اسی جے ٹریولین صاحب کام مذکور پر حاضر ہو سکیں ایچ بیورلی صاحب اُنکی جگہ بطور قائمقام جج ہائی کورٹ کام کرینگے +

کلکتہ ۱۷ جنوری کرنیل اے ایم ہیفیلڈ صاحب کو دو سال کی رخصت فرلو حاصل کی +

کرنیل ڈبلیو ڈبلیو بوڈم صاحب کو ۲۴ ماہ ۲ روز کی رخصت فرلو عطا ہوئی +

لفٹنٹ کرنیل جی ایس ملہز صاحب بھی دو سال کی فرلو رخصت حاصل کر کے ولایت جاوینگے +

کرنیل میجر فرنڈک لو آرڈ صاحب ۔ اور میجر فرینک ایلکنس صاحب سرکاری ملازمت سے جدا ہو گئے +

**قاہرہ ۱۵ ۔ جنوری** سر ہربرٹ سٹوارٹ صاحب ہمراہ افواج ۱۹ ۔ ویں سوار دستہ سوار ر چھبیسویں رجمنٹ گورہ اور بحری فوج برانگیڈ کے ۱۲ ۔ تاریخ کو داخل گاکدول ہو گئے ۔ ۵۰ ویں رجمنٹ گورہ کو مقام گاکدول میں حفاظت کیواسطے چھوڑ گیا ۔ اور باقی وہاں سے ۱۴ ۔ تاریخ کو روانہ المتمہ ہوئیں ۔ جس مقام پر کہ وہ ۲۰ ۔ تاریخ کو پہنچ جاویگی +

یہہ خبر پہنچی ہے کہ مقام المتمہ میں مہدی کے مفسد پیرو واسطے مقابلہ فوج حملہ آور کے جمع اور تیار ہیں جنکی تعداد کثیر نہیں بیان کیجاتی یہہ امید کیجاتی ہے کہ المتمہ میں فوج حملہ آور کے پہنچنے کو جنرل گارڈن اگنبوٹ روانہ کریگے جنمیں سوار ہو کر فوج انگریزی داخل خارطوم ہو جاویگی +

## لودیانہ

ہفتہ حال میں بارش نہیں ہوئی ہے مگر سردی کا نہایت درجہ کا زور ہے ۔ غلہ ارزاں ہوتا جاتا ہے کیونکہ فصل ربیع کی امید قوی ہو گئی ہے مگر میلہ روشنی کا عنقریب ہونیوالا ہے ۔ ہمنے بارہا لکھا ہے کہ میلہ مذکور میں کنچنیوں و راگوں کا گایا جانا عام اخلاق کو بگاڑتا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ پولیس اسطرف زیادہ توجہ کریگی +

۱۹ ۔ جنوری کو ڈسٹرکٹ بورڈ کا جلسہ میونسپل ہال میں بہ صدر نشینی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر منعقد ہوا ۔ بیرو نجات کے تمام ممبران موجود تھے معاملات زیر تجویز پر کو فیصل کیا گیا +

سنا جاتا ہے کہ بعض بعض ذیلدار اپنے اپنے علاقہ میں حکومت ناجائز بھی کرتے ہیں جس سے رعایا کو تکلیف ہے ۔ اگر یہہ سچ ہے تو ہم یقین کرتے ہیں کہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوئی انکی نگرانی کے واسطے انتظام فرماوینگے +

میزرف آن کارلس یعنے اینٹش سے گلے کا علاج بلکل جلد کرتی ہے ۔ اس دوا کی قیمت ۱/۲ ہے پنلیس مقام بمبئی بوکان بی ۔ این میڈسن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہے +

## رسید چندہ کا ہیک

جناب منشی خادم مسیح صاحب از ہوشیارپور ۔

جناب منشی غلام حسین صاحب ۔

جناب لالہ منشی پرشاد صاحب سب اورسیر از فریدنگر ۔

جناب سید مولوی صفدر علی صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر از بھنڈارا ۔

جناب پادری عبد اللہ صاحب از گھوڑاواہ ۔

جناب مولوی عبد العلی صاحب از باندہ ۔

جناب منشی امام الدین صاحب از ہوشیارپور ۔

جناب مولوی محمد علی صاحب از کانپور ۔

جناب منشی بخشش علی صاحب از ضلع سہارنپور ۔

جناب ایم لیفک منیجر سندھ پنجاب ریلوی ۔

جناب ڈاکٹر یحییٰ صاحب از چھنبہ ۔

جناب پربھوداس صاحب ۔

از نامعلوم الاسم راولپنڈی

جناب لالہ کانشی رام صاحب از امرتسر ۔

جناب منشی کشتور سنگہ صاحب از اجمیر ۔

جناب مسٹر سید غلام قادر شاہ صاحب از شاہپور ۔

جناب مولوی عبد اللہ صاحب ابن حبیب القریشی از محمد آباد ۔

جناب مولوی ظہور الدین صاحب مدرس از شام نگر ۔

از صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی لودیانہ ۔

جناب آتمہ جی چرن از کٹہری ۔

جناب مرزا محمد اسمعیل خان صاحب کلارک از لودیانہ ۔

جناب کپتان منگری صاحب مہتمم بندوبست از ہوشیارپور ۔

جناب منشی قاسم خان صاحب از امرتسر ۔

جناب منشی امام الدین صاحب شہباز ۔

جناب منشی رکن الدین صاحب از امرتسر ۔

جناب لالہ پربھدیال صاحب عطار از لودیانہ ۔

جناب منشی شیر سنگہ صاحب باجوہ منصف از بٹالہ ۔

جناب مسٹر ڈبلیو ان ہال صاحب از سہارنپور ۔

جناب حکیم غلام نبی صاحب زبدۃ الحکماء از لاہور ۔

جناب منشی امام الدین صاحب از سیالکوٹ ۔

جناب مسٹر عبد اللہ اکرم صاحب از امرتسر ۔

جناب منشی منور خان صاحب از اجمیر ۔

جناب منشی ولایت علی صاحب از فتح گڈھ ۔

جناب سردار علی خان صاحب از بھوج ۔

جناب منشی منولال صاحب از الور ۔

جناب منشی فتح الدین خان صاحب ماسٹر مشن اسکول جالندھر

جناب پادری ماسکنز صاحب از کانگنج بابت روزہ خان

## اشتہار

ایک تجربہ کار اورسیر جو کام اورسٹرک کو بخوبی جانتا ہو ضلع فیروزپور کیلئے مطلوب ہے تنخواہ ۔ روپیہ ماہوار ہوگی اور سواری میل سفر خرچ ملیگا جو کام نقشہ واسمٹ عمدہ اچھی طرح سے جانتا ہو اپنی درخواست معہ نقول اسنادات سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع فیروزپور کے پاس فوراً بھیجدیوے

## ماء اللحم انگوری

یہہ خوش رنگ و لذیذ عرق سات سال سے متواتر شائقوں کی درخواست پر بنا کرتا ہے اور اپنی عجیب و غریب فوائد نادرہ کی باعث عوام میں ہر دلعزیز ہو گیا ہے ۔ مقوی دماغ و معدہ و جگر و بصر ہے اور دافع درد سر اور بیرونقی چہرہ ۔ رعشہ ۔ فالج اور عادت شراب چھانڈ کیلئے حکم اکسیر رکھتا ہے قیمت ۲ روپیہ فی بوتل درجن ... مفصل فہرست ادویہ و سارٹیفکٹ دو آنہ کا ٹکٹ آنے کا مرحمت کرنے سے ملسکتی ہے +

## المشتہر

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء مہتمم رسالہ حافظ صحت لاہور +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ۔ سی بی نیوٹن ۔ صاحب کے اہتمام سے چھپا

